اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم اسلام کی ممتاز علمی شخصیت امام وخطیب مسجد الحرام

معالی الشیخ محمد بن عبداللہ السبیّل کا سانحہ ارتحال

علامہ اقبال نے کہا تھا

اس کی امید قلیل اس کے مقاصد جلیل ...... ہر دوجہاں سے غنی اس کا دل بے نیاز

دنیا بھر کے مسلمانوں نے نہایت حزن وملال اور دلی کرب کے ساتھ یہ خبر سنی کہ امام کعبہ معالی الشیخ محمد بن عبداللہ السبیّل طویل علالت کے بعد بتاریخ 18 دسمبر 2012ء بروز منگل رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اسی روز نماز عصر کے بعد آپ کی نماز جنازہ مسجد الحرام میں سماحۃ الشیخ صالح بن عبداللہ بن حمید نے پڑھائی۔ اور انہیں العدل قبرستان میں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

آپ منطقہ قصیم کے شہر البکیریۃ میں 1924 مطابق 1345ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم کا شمار بھی علماء کرام میں ہوتا تھا۔ اس لیے ابتدائی تعلیم انہی سے حاصل کی آپ نے قرآن حکیم معروف استاذ عبدالرحمٰن الکردیس سے حفظ کیا۔ اور تجوید وقرات کی تعلیم الشیخ سعدی یاسین لبنانی سے حاصل کی۔ اس کے بعد شرعی علوم درج ذیل علماء کرام سے حاصل کیے۔ الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید، سماحۃ الشیخ قاضی محمد بن مقبل رحمہم اللہ

جبکہ حدیث میں سند الاجازہ معروف محدثین فضیلۃ الشیخ عبدالحق الہاشمی اور فضیلۃ الشیخ ابوسعید عبداللہ ہندی سے حاصل کی۔

عملی زندگی:۔ تعلیم سے فراغت کے بعد ہی آپ نے درس وتدریس اور دعوت و تبلیغ کا عمل شروع کیا۔ وزارۃ المعارف کے تحت آپ نے 20 سال تک تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ اس کے ساتھ آپ مساجد میں دروس بھی دیتے رہے۔ قرآن حکیم کی تلاوت میں آپ کا انداز سب سے منفرد تھا۔ جس کی نقل انتہائی مشکل تھی۔ آپ کی آواز میں بلا کا سوز تھا۔ آپ کو 1385ھ کو مسجد الحرام کا

امام وخطیب مقرر کیا گیا اپنی بیماری کی وجہ سے آخری چند سال آپ نے یہ فریضہ ترک کر دیا تھا۔ 1390ھ میں آپ کو حرمین شریفین کی مذہبی کمیٹی کا نائب صدر مقرر کیا گیا جبکہ 1411 میں آپ مسجد الحرام و مسجد نبوی شریف کے چیئرمین مقرر ہوئے۔ یہ خدمت بڑی جانفشانی سے سرانجام دیتے تھے۔ آپ نے مسجد الحرام اور مسجد نبوی کی تنظیم تنظیف میں شاندار اصلاحات کیں۔ اور نمازیوں کے لیے زم زم کا وافر انتظام کیا۔ حتی کہ مسجد نبوی میں بھی خصوصی اہتمام کرایا۔ آپ کا یہ عہد یادگار رہے۔ رابطہ العالم الاسلامی کے تحت فقہ اکیڈمی (مجمع الفقہی) کے اساسی رکن تھے اور آخری دم تک یہ فریضہ بحسن وخوبی سرانجام دیا۔

تالیفی خدمات :۔ آپ مثالی خطیب تھے۔ مسجد الحرام میں دیئے گئے آپ کے خطبات بہت وقیع اور نصیحت آموز ہوتے تھے۔ علمی حلقوں میں ان کی بڑی پذیرائی تھی۔ روزمرہ میں پیش آمدہ مسائل کو ہی زیر بحث لاتے اور کتاب وسنت کی روشنی میں اس کا جواب دیتے تھے۔ آپ کے یہ خطبات بڑے اہتمام کے ساتھ متعدد جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ علاوہ ازیں **چور اور چوری کی حد' راعی اور رعایا** اور قادیانیت نے بڑی شہرت حاصل کی۔

آپ نے امام کعبہ کی حیثیت سے دنیا بھر میں عالمی کانفرنسوں اور اجتماعات سے خطاب کیا۔ آپ اسلام کی صحیح ترجمانی کرنے اور مسلمانوں میں اتحاد واتفاق پیدا کرنے کی کوشش اور سعی کرتے۔ سو سے زائد مرتبہ آپ نے 50 پچاس ممالک کا دورہ کیا۔ خصوصاً پاکستان میں متعدد مرتبہ تشریف لائے۔

فضیلۃ الشیخ ابن السبیل رحمہ اللہ دور حاضر کے ولی کامل تھے۔ عامل بالحدیث تھے۔ نہایت پاکیزہ زندگی بسر کی۔ آپ کا شمار ممتاز علماء میں تھا یہی وجہ ہے کہ آپ ھیئۃ کبار العلماء کے رکن تھے۔ آپ بہت بلند اخلاق کے مالک ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ آپ کا دستر خوان بڑا وسیع تھا پاک ہند کے ممتاز علماء جب بھی حرمین شریفین جاتے آپ کی مہمان نوازی کا لطف اٹھاتے۔ بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور ان کے مسائل کو بغور سنتے۔ اور ممکن حد تک مدد فرماتے۔ بہت دانا اور معاملہ فہم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی رائے کو بڑی اہمیت دی جاتی تھی۔

الشیخ صاحب مرحوم یوں تو پچاس سے زائد ممالک میں سینکڑوں مرتبہ سفر کر چکے تھے۔ لیکن

پاکستان کے ساتھ انہیں خصوصی لگاؤ تھا۔ یہاں آ کر زیادہ خوشی محسوس کرتے تھے۔ آپ متعدد مرتبہ پاکستان تشریف لائے خصوصاً مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ میاں فضل حق مرحوم کی دعوت پر آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس میں آپ کے خطاب اہمیت کے حامل ہوتے تھے۔ اور میاں صاحب مرحوم کے گھر آپ کی ضیافت اور مہمان نوازی ہوتی تھی۔

عراق کی کویت اور سعودی عرب پر جارحیت کے موقعہ پر مرکزی جمعیت نے ملک بھر میں سعودی اور کویتی عوام اور حکومت کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔ اور بڑے بڑے جلسے اور احتجاجی ریلیاں نکالیں۔ اس موقعہ پر ہفت روزہ ''اہل حدیث'' نے حرمین شریفین نمبر شائع کیا۔ جو اپنی مثال آپ تھا۔ اتفاق سے انہی دنوں امام کعبہ الشیخ السبیل مرحوم پاکستان تشریف لائے۔ تو میاں فضل حق مرحوم نے اپنے گھر میں ظہرانے کا اہتمام کیا۔ اور حرمین شریفین نمبر کی نقاب کشائی بھی حضرت امام صاحب کے ہاتھ سے کرائی۔ یہ ایک یادگار تقریب تھی۔ اس مناسبت سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا مشکل کی اس گھڑی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث نے جس طرح سے سعودی حکومت سے یکجہتی کا اظہار کیا ہے اور کھل کر ان کی حمایت میں جلسے اور احتجاج کیا وہ ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے اور پاکستان کے اہل حدیث اور خاص کر میاں فضل حق ہمارے شکریے کے مستحق ہیں جن کی مساعی اور کوشش سے پاک سعودی تعلقات مستحکم ہوئے ہیں۔

امام کعبہ الشیخ السبیل رحمہ اللہ جامعہ سلفیہ میں متعدد مرتبہ تشریف لائے۔ جامعہ میں بڑے اجتماعات سے خطاب اور امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ آپ جامعہ سلفیہ کی تعلیمی دعوتی و اصلاحی سرگرمیوں کی خوب تحسین فرماتے۔

جامعہ سلفیہ کے نصاب تعلیم اور طریقہ تعلیم پر بے حد مطمئن تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب طلبہ کو داخلہ کے لیے جامعہ میں بھیجتے تھے۔ آپ کا خصوصی تعاون اور اخلاص بھری دعائیں ہمیشہ جامعہ کے ساتھ رہیں۔ جامعہ سلفیہ کے صدر میاں فضل حق اور ان کے بعد میں اور میاں نعیم الرحمٰن جب بھی مکہ مکرمہ جاتے تو امام صاحب مرحوم خصوصی ضیافت فرماتے۔ اور بڑی شفقت اور محبت سے حرم شریف سے اپنی سواری میں لے جاتے۔ جامعہ سلفیہ کے سابقہ خازن جناب صوفی احمد دین کے ساتھ بھی گہرا تعلق تھا۔ صوفی صاحب کو

بھی امام صاحب کی میزبانی کا شرف حاصل ہے۔آپ کے گھر کئی مرتبہ ناشتہ اور کھانا تناول فرمایا۔ جب بھی ان سے ملاقات ہوتی تو وہ جناب صوفی صاحب کی خیریت بطور خاص دریافت فرماتے۔اور پر خلوص دعاؤں سے نوازتے۔ جامعہ سلفیہ کے ذمہ داروں سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ جامعہ کے نائب صدر جنابُ حاجی بشیر احمد صاحب اور مولانا محمد یوسف انور عمرے پر تشریف لے گئے۔ مختلف مقامات مقدسہ کی زیارت کے دوران انہیں حادثہ پیش آ گیا جس سے شدید زخمی ہوئے اور انہیں ہسپتال داخل ہونا پڑا۔جب امام صاحب کو اس بات کا علم ہوا۔تو آپ ان کی عیادت کے لیے خصوصی طور پر ہسپتال تشریف لائے۔حوصلہ دیا اور صحت یابی کے لیے دعا کی جبکہ ہسپتال کے عملے کو بہتر خدمت کی تلقین کی۔امام کعبہ الشیخ السبیّل رحمہ اللہ کے تمام اہل خانہ جامعہ سلفیہ سے بخوبی واقف تھے۔ جب کبھی بھی فون پر بات ہوتی تو جامعہ سلفیہ کے ذکر پر ان سب کا رویہ مشفقانہ ہوتا۔ اور احترام کا مظاہرہ کرتے۔ خاص کر ان کے صاحبزادے الشیخ عبدالمجید السبیّل کے ساتھ احترام کا رشتہ قائم ہے وہ اپنے والد مرحوم کے دوستوں کے ساتھ انتہائی محبت سے پیش آتے ہیں۔

الشیخ ابن السبیّل مرحوم آخری مرتبہ 1995ء میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی آل پاکستان کانفرنس کے موقعہ پر تشریف لائے۔ تین روزہ اس کانفرنس میں آپ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رات کے اجلاس کی صدارت کی۔آپ کو خادم الحرمین الشریفین ملک فہد بن عبدالعزیز آل سعود رحمہ اللہ نے بطور خاص بھیجا آپ خصوصی طیارے میں تشریف لائے۔حکومت پنجاب نے آپ کو مکمل سرکاری مہمان کا درجہ دیا۔اور سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ٹھہرایا۔

راقم کو آپ کی مہمانداری اور ترجمانی کا فریضہ سونپا گیا۔اس طرح امام صاحب کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔اس سفر میں آپ کے ہمراہ آپ کے بیٹے الشیخ عبدالمجید بھی تھے۔اتفاق سے جس دن آپ لاہور تشریف لائے۔وہ چودھویں رات تھی۔مختلف پروگراموں اور رات کے کھانے سے فراغت کے بعد امام صاحب آرام کے لیے کمرہ میں تشریف لے گئے۔اور میں بھی اپنے کمرے میں چلا آیا۔چند لمحوں بعد مجھے دوبارہ طلب کیا گیا۔ جب حاضر ہوا۔تو انہوں نے باہر لان میں سیر کرنے کی خواہش کی۔لہٰذا

ہم آپ کے ہمراہ باہر چلے آئے۔ باہر نکل کر انہیں احساس ہوا۔ کہ آج چودھویں رات ہے۔ اور چاند پورے جوبن پر ہے لہٰذا اپنے بیٹے سے دوربین لانے کو کہا۔ تاکہ چاند کا مشاہدہ کیا جاسکے۔ آپ کافی دیر تک یہ منظر دیکھتے رہے اور ہمیں بھی دکھلاتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی صناعی اور تخلیق پر تعجب کا اظہار کرتے رہے۔

یہ کانفرنس انتظام اور حاضری کے اعتبار سے عدیم المثال تھی۔ جس کا آغاز امام صاحب کے خطبہ جمعہ سے ہوا تھا اس میں ملک کے طول وعرض سے لوگ شریک تھے۔ کانفرنس میں امام صاحب کے علاوہ بھی ممتاز علماء مشائخ' اندرون اور بیرون ملک سے شریک تھے۔ حاضری اور انتظامات کو دیکھ کر امام صاحب بے حد متاثر ہوئے۔ بلاشبہ یہ میاں فضل حق مرحوم کی اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ امام صاحب خطبہ جمعہ کے بعد ماڈل ٹاؤن تشریف لے گئے۔ جہاں ظہرانے کے بعد آپ نے ممتاز عالم دین مناظر اسلام مولانا عبدالقادر روپڑی مرحوم کی عیادت کی۔ کانفرنس کے دوسرے روز امام صاحب کے اعزاز میں وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف نے ظہرانہ دیا۔ جس کا اہتمام گورنر ہاؤس میں کیا گیا امام صاحب نے میاں نواز شریف کی ملک وملت کے لیے خدمات کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ وہ بنیادی اسلامی تعلیمات کو بھی بتدریج نافذ کریں گے۔

یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس کے بعد بارہا کوشش ہوئی۔ کہ امام صاحب کو مرکزی کانفرنسوں میں بلایا جائے۔ لیکن کامیابی نہ ہوسکی۔

امام صاحب مرحوم اسلام کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کرتے تھے۔ ان کی یہ آرزو اور تمنا ہوتی۔ کہ مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد واتفاق پیدا ہو۔ اور مل جل کر اپنی قوت کا اظہار کریں۔ اس ضمن میں وہ بارہا اہل حدیث گروہوں میں صلح کراچکے ہیں لیکن بدقسمتی سے دوبارہ یہ انتشار و نااتفاقی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کی دینی' ملی' اسلامی' دعوتی اور تعلیمی خدمات قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

☆......☆......☆......☆